بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی بعد ذیوی اخبار للعہ ۔ بغیر ۔

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

قیمت از غربا و طلبا ۔ غیر مذاہب

گورنمنٹ

قیمت از معاونین

قادیان میں ہے

مورخہ ۱۱ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر (۲)

جلد (۷)

دوا ہمی شفا ہمی غرض از الامان ہمی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب

گر چہ ہم باتو گرانی چہادر قادیان بینی

فی پرچہ ۲ ؍

افریقہ صہ


## دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات اولیا ہم حق اندرو راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

## شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۔ للعہ ؎

تمام قیمت پیشگی بعد اوراق ذیوی اخبار بدر

مالعد ۔ ۔ ۔ صہ

عام قیمت پیشگی بغیر اوراق ذیوی اخبار ؎

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲ ؍

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مالعد لی جاویگی جو اخبار کسی وقت نہ پہنچے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مدت نہیں مل سکیگا ۔ رسید اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید روانہ نہ ہوگی ۔ لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ ہدیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ تین بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ تین بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

## بگڑ کے قوم نشانہا خداوند قدیر

حدیث کا یہ مضمون اکثر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دم سے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہوتے جائیں گے جب سے حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہم نے دیکھا تو یہی دیکھا کہ جس نے مخالفت کے لئے سر اٹھایا اسی نے نیچا دیکھا اور جو مقابل میں آیا اسی نے شکست پائی اور جس نے آپ کا ہلاک ہونا چاہا وہ خود ہی ہلاک ہوا تعجب ہے کہ باوجود اس قدر تجبر شکن مشاہدون کے بعض لوگ ابھی تک ناحق بے جا مخالفت پر کمربستہ ہیں اور ہر طرح شوخی و شرارت سے پیش آتا یہان تک اخلاقی حدود سے بھی گذر جانا موجب ثواب سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت کرے اور دوسرون کے حال سے عبرت پکڑنے کی توفیق دے۔

چکوڑی ضلع گجرات میں ایک سجادہ نشین تھے۔ آپ پہلے تو جیسا کہ عام صوفیون کا مذہب ہے۔ ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اس سلسلہ عالیہ کی مخالفت میں کچھ نہ کہتے تھے مگر تقریباً ایک سال گذرتا ہے کسی مصاحب کی تحریک سے آپ مخالفت کرنے لگے بلکہ ایک فتوے ابھی لکھدیا کہ ان لوگون (احمدیون) کے پیچھے نماز جائز نہیں اور کچھ خلاف شرع الزامات بھی لگائے کہ یہ لوگ ان باتون کے قائل ہیں۔ اس بارے میں ایک کھلی چٹھی ان کی خدمت میں بذریعہ الحکم لکھی گئی کہ آپ ان باتون کو ہماری کتابون سے نکالدیوین بلکہ کتابیں دیکر ایک خاص آدمی بھی بھیجدیا۔ مگر آپ نے مطلق توجہ نہ کی اور اپنی بات پر اڑے رہے اس کے بعد ہم سراج الاخبار جہلم میں پڑھتے ہیں۔ پہلے بالکل تندرست تھے کہ ۱۸۔ دسمبر کو نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد شام کو وقت ابھی اذان کا وقت نہ ہوا تھا کہ فوت ہو گئے جس کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی موت مفاجاۃ واقع ہوئی۔ پھر یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کا کوئی بیٹا یادگار نہ رہا۔ اب ان واقعات موت کو مدنظر رکھکر ہم پہلے تو انجام آتھم کو پڑھتے ہیں جس میں اس گدی نشین کا نام بھی ان علماء و فقراء کی فہرست میں درج ہے جن کو مباہلہ کیلئے مدعو کیا گیا تھا پھر اسی کتاب میں یہ عبارت بھی درج پاتے ہیں کہ

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنیوالوں کی مجلسون سے الگ ہو۔ اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو آمین۔

پھر اشتہار تبصرہ میں (جسکی نسبت ارشاد ہے۔ کہ یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ میں چسپان کریں) یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں "سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آنحضرت صلعم سے کیا ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنون کا آج مونہہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھوگے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور ان کا نام و نشان نہیں رہیگا۔"

پھر یہ

"تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے اس چکی میں جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جاویگا۔ یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہ رہیں گے۔

تو واللہ ایک لذید ایمان حاصل ہوتا ہے۔

ربنا اٰمنّا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔

---

## ضرورت

دفتر اخبار بدر کے لئے ایک خوشنویس و محنتی کاتب کی ضرورت ہے۔ جس کا عربی خط بھی عمدہ ہو۔ درخواستیں معہ نمونہ خط و نقول سندات بہت جلد بنام ایڈیٹر آنی چاہئیں۔

---

## نہایت ضروری۔ قابل توجہ احباب

جو صاحب دفتر بدر سے اخبار کے متعلق خط و کتابت کریں وہ ضرور اپنی خریداری کا نمبر لکھیں جو چٹ پر لکھا ہوتا ہے مگر اس سے مراد رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ نہیں۔

جو صاحب خط کا جواب چاہیں۔ وہ جوابی کارڈ بھیجیں ورنہ شکائیت معاف۔ اخبار کی مالی حالت اس خرچ کو برداشت نہیں کر سکتی۔

---

## ۲ر جنوری کا پرچہ نہیں چھپا

بعض احباب نے شکائیت کی ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ نہیں ملا انکی خدمت میں عرض ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ بوجہ مصروفیت جلسہ حسب معمول نہیں چھپا۔

---

## اجرت اشتہارات

| تقسیم صفحہ | سال ۵۰ بار | چھ ماہ ۲۴ بار | سہ ماہ ۱۲ بار | دو ماہ ۸ بار | یک ماہ ۴ بار | یکبار |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پورا صفحہ | ۲۰۰ | ۱۱۰ | ۶۰ | ۴۰ | ۲۵ | ۸ |
| ۱/۲ ،، | ۱۰۰ | ۹۰ | ۳۵ | ۲۵ | ۱۴ | ۴ |
| ایک کالم | ۷۵ | ۴۰ | ۲۲ | ۱۴ | ۸ | ۳ |
| ۱/۲ ،، | ۴۰ | ۲۴ | ۱۲ | ۸ | ۵ | ۳ |
| ۱/۳ ،، | ۲۷ | ۱۴ | ۸ | ۵ | ۳ | ۱½ |
| ۱/۴ ،، | ۲۵ | ۱۳ | ۷ | ۴ | ۱½ | ۱ |
| فی سطر | ۹ | ۵ | ۳ | ۲ | ۱ | ۲/ |

یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعائیت نہ ہو سکیگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں چھپنے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ عہ ر فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب سے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۹۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری صفحون پر دئے جاوینگے۔ جہان جہان مینجر مناسب سمجھے۔

# ڈائری

## القول الطیب

۶ر جنوری ۱۹۰۹ء - ایک دوست نے اپنا خواب بیان کیا جس میں یہ آیت بھی تھی - من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً

فرمایا - ایک عالمگیر عذاب کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جس سے نجات کا ذریعہ صرف تقویٰ ہی ہے دیکھو یہ قحط جو بڑھتا جاتا ہے یہ بھی شامت اعمال ہی ہے جو اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ اللہ کے حضور توبہ کرے مگر توبہ کے آثار نظر نہیں آتے یہ لوگ بار بار تکذیب کرتے ہیں نشان پر نشان دیکھتے ہیں اور پھر نہیں مانتے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ کیوں تکذیب و تکفیر پر کمربستہ ہیں نہ قرآن مجید ان کے ساتھ نہ احادیث ان کے ساتھ موجودہ حالات پکار پکار کر ایک مصلح کی ضرورت جتا رہی ہیں - غرض عقلی نقلی دونو طریق سے یہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں - مگر پھر بھی باز نہیں آتے بار بار جہاد کو پیش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے - کہ جب کوئی گورنمنٹ مذہب کے لئے نہیں لڑتی تو وہ جو خدا کی طرف سے آیا وہ کس لئے تلوار سے جہاد کرتا - اب تو زمانہ دلائل سے جہاد کرنے کا ہے - جو ہو رہا ہے - یہ لوگ عجیب قسم کی تاریکی میں ہیں کہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا - جو ان کے رہبر بنے ہوئے ہیں وہ عجیب قسم کے مکروں سے کام لے رہے ہیں - دنیا ہی دنیا میں ان کا مقصود ہے - اسلام میں ایک بیج بویا گیا تھا بجائے اس کے کہ اس کی آبیاری کرتے اس کو اکھاڑنے کے درپے ہیں -

۸ر جنوری ۱۹۰۹ء - فرمایا - بڑے تعجب کی بات ہے - کہ آخری زمانہ کے متعلق جس قدر نشانات تھے ان میں سے بہت پورے ہو چکے مگر پھر بھی لوگ توجہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ غنی ہے اور اس کو ان لوگوں کی پروا نہیں - جو اس سے لاپرواہی اختیار کرتے ہیں - یہ لوگ دنیا کے معمولی کاموں کے لئے کس قدر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی دین کی تحقیق کے لئے محنت نہیں اٹھاتے - بلکہ طرح طرح کے بے ہودہ عذر کرتے ہیں حالانکہ جیسے اور معمولی کام دنیا کے کر رہے ہیں ایسا ہی اس النبا العظیم کی تحقیق بھی یہ کر سکتے ہیں جس پر اخروی زندگی کی بہبودی کا دار و مدار ہے -

ایک شخص نے جو اکثر صوفیوں کی صحبت میں رہا ہے - عرض کیا کہ دعا کریں کہ مجھے خدا کا شوق و معرفت حاصل ہو - فرمایا - پہلے ایمان کو درست کرو - یہ ریاضتیں جو طریقہ نبوی سے باہر ہیں - یہ تو کسی کام نہ آئیں گی اور نہ منزل مقصود کو پہنچائیں گی - دیکھو بعض جوگی اس قدر ریاضتیں کرتے ہیں کہ اپنے بازو سکھا لیتے ہیں مگر اللہ کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ ایک تو ارشاد نبوی کے خلاف دوم ایمان ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - انما یتقبل اللہ من المتقین - یعنے اللہ ان کی عبادت قبول کرتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور ڈرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے منشاء کے مطابق کام کرتے ہیں اور سب سے پہلا کام تو یہ ہے - کہ اس کے مامور کو مانیں - دیکھو یہودی خدا کو مانتے ہیں اور مشرک بھی نہیں - قبلہ بھی ان کا وہ ہے جو پہلے مسلمانوں کا رہ چکا ہے مگر پھر بھی خدا کے حضور مقبول نہیں صرف اس لئے کہ اللہ کے رسول کو نہ مانا - رسولوں کو نہ ماننے سے وہی جنہیں عالمین پر فضیلت دیگئی تھی - ملعون ہوئے - کیونکہ گناہ تو اور بھی ہیں مگر سب سے بڑا گناہ مامور من اللہ کا انکار ہے غور کر کے دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ سب سے بڑا گناہ یہ کیوں ہے جس قدر گناہ ہیں وہ سب خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانبرداری سے پیدا ہوتے ہیں اور خدا کے احکام ماموروں کی معرفت دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں پس جب ان احکام کے لانیوالے کو نہ مانا تو گویا اللہ کے کسی حکم کو بھی نہ مانا کیونکہ جس نے اللہ کی مرضی ظاہر کرنی تھی جب اس کا انکار کیا تو اس کی رضامندی کی راہوں کا کیونکر علم ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہودی باوجود خدا کو ماننے نماز روزہ کرنے کے بندر سوئر کہلائے - اس شخص نے عرض کیا حضور میں ایمان لایا - فرمایا - پھر توبہ و استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو - منزل مقصود تک پہونچ جاؤ گے - اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں - آخر انہی مسلمانوں میں سے وہ تھے جو قطب ابدال اور غوث ہوئے اب بھی اس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں قلب سلیم پیدا کرو - نماز سنوار کر پڑھو دعائیں کرتے رہو - ہماری تعلیم پر چلو ہم بھی دعا کریں گے یاد رکھو ہمارا طریق بعینہ وہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا - آجکل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں یہ چلے اور ورد وظائف جو انہوں نے رائج کر لئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں - اصل طریق اسلام قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توبہ و انابت الی اللہ سے کرتے رہنا - بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہونچا دیتی ہے - یہ ہے تو سب کچھ ہے والسلام

۹ر جنوری ۱۹۰۹ء - فرمایا - ہم جو کتاب کو لیکر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس کو یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شائد کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اور اسی سے ہدایت پائے اور یوں بھی اکثر دل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو بیدار کرنے کے لئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے -

فرمایا - عیسائیوں کی دشمنی اسلام سے پرانی ہو گئی ہے اور ان کے پادری اب تک پیرا ڈھول بجا رہے ہیں - مگر یہ آریہ ابھی تازہ تازہ دشمنی سیکھے ہیں - اس لئے زیادہ پر جوش ہیں مگر افسوس کہ ان میں طلب حق نہیں ان کے اعتراضوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے معترضوں نے صحیح طور سے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا چنانچہ یہ لکھتا ہے کہ مسلمان کہتے ہیں قرآن آسمان سے لکھا لکھایا اترا - بھلا جی وہ کس طرح اترا - دراصل مسلمان جو استعارہ کے رنگ میں کہتے ہیں - قرآن مجید آسمان سے اترا ہے - اس کے غلط معنے اس نے کر لئے - مگر یہ طریق تقوے سے بہت بعید ہے -

۱۲ر جنوری ۱۹۰۹ء - جمعہ کے دن مرنا - مرتے وقت ہوش کا قائم رہنا یا چہرہ کا رنگ اچھا ہونا ان علامات کو ہم قاعدہ کلیہ کے طور سے ایمان کا نشان نہیں کہہ سکتے - کیونکہ کئی دہریہ بھی اس دن کو مرتے ہیں - ان کا ہوش قائم اور چہرہ سفید رہتا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ بعض امراض ہی ایسے ہیں - مثلاً دق و سل - کہ ان کے مریضوں کا اخیر تک ہوش قائم رہتا ہے - بلکہ طاعون کی بعض قسمیں بھی ایسی ہی ہیں - ہم نے بعض دفعہ دیکھا کہ مریض کو کلمہ پڑھایا گیا اور یٰسین بھی سنائی - بعد ازاں وہ بچ گیا - اور پھر وہی برے کام شروع کر دئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صدق دل سے ایمان نہیں لایا - اگر سچی توبہ کرتا تو کبھی ایسا کام نہ کرتا - اصل میں اس وقت کا کلمہ پڑھنا ایمان لانا نہیں یہ تو خوف کا ایمان ہے - جو مقبول نہیں -

---

**معذرت** - بہ سبب عید کے ایک روز مطبع میں رخصت رہی اس واسطے اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۸ صفحہ پر شائع ہوتا ہے امید ہے کہ ناظرین معاف فرمائینگے -

**لیکچر لاہور** کے متعلق درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ لیکچر کا تتمہ ہنوز زیر طبع ہے اور نیز اس کے متعلق درخواستیں بنام مہتمم کتب خانہ لنگر آئی چاہئیں نہ کہ دفتر بدر میں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# خزینۃ العرفان

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تقریر

جو کہ آپ نے دسمبر ۱۹۰۷ء کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم شنبہ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصےٰ میں کی

**ابتدائے تقریر** جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا کیونکہ بسبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہو سکی اس واسطے آج پھر میں تقریر کرتا ہوں زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ جس قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان میں سے کون سال آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائیگا۔

**زمانہ نازک ہے** ہمارا فرض ہے کہ ہر طرح سے لوگوں کو سمجھاویں کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے خدا تعالےٰ نے اس قدر بار بار مجھے آئندہ اور بھی خطرناک زمانہ کے آنے کے متعلق وحی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے، اور وہ جلد آنے والی ہے جیسا کہ کل بیان کیا گیا تھا۔ طرح طرح کے بلاؤں میں موتیں وارد ہو رہی ہیں۔ طاعون ہے۔ وبائیں ہیں۔ قحط ہے زلزلے ہیں۔

**صبر کس طرح حاصل ہوتا** جب ایسی مصیبتیں وارد ہوتی ہیں تو دنیا داروں کی عقل جاتی رہتی ہے اور وہ ایک سخت غم اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں جس سے نکلنے کا کوئی طریق ان کو نہیں سوجھتا۔ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ وتری الناس سکٰریٰ وما ھم بسکٰریٰ۔ تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ نشے میں ہیں حالانکہ وہ کسی نشے میں نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ نہایت درجہ کے غم اور خوف سے ان کی عقل ماری گئی ہے اور کچھ حوصلہ باقی نہیں رہا۔ ایسے موقع پر بجز متقی کے کسی کے اندر صبر کی طاقت نہیں رہتی۔ دینی امور میں بجز تقوےٰ کے کسی کو صبر حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کر سکتا ہے جو خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو۔ جب تک کہ پہلے ایمان پختہ نہ ہو۔ ادنیٰ نقصان سے انسان ٹھوکر کھا کر دہریہ بن جاتا ہے۔ جس کو خدا کے ساتھ تعلق نہیں اس میں مصیبت کی برداشت نہیں دنیا دار لوگ تو ایسے مصائب کے وقت وجود باری تعالےٰ کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔

**مصائب کا آنا ضروری ہے** دنیا کی وجہ ہی ایسی بنی ہے کہ اس میں مصائب کا آنا ضروری ہے۔ دنیا میں جس قدر آدمی گذرے ہیں ان میں سے کون دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت وارد نہیں ہوئی کسی کی مصیبت اولاد پر وارد ہوتی ہے اور کسی کے مال پر اور کسی کی عزت پر۔ غرض ہر ایک کو کوئی نہ کوئی مصیبت اور ابتلا دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ بغیر اس کے دنیا میں چارہ نہیں یہ دنیا کا لازمہ ہے عرب کا ایک پرانا شاعر لکھتا ہے۔

سئمت تکالیف الحیٰوۃ ومن یعش
ثمانین حولًا لا اباً لک یسئم

دنیا میں بڑی بڑی تکلیفیں دیکھی ہیں اور جبکہ کوئی میری طرح اسی سال تک جیتا رہے گا وہ لا محالہ بھی کچھ دیکھیگا دنیا کے مصائب تو دراصل چند روزہ ہیں کیونکہ ان میں کوئی جلد ہی مر گیا اور کوئی دیر سے مرا آخر سب نے مرنا ہے۔

**تکالیف شرعیہ** دین کے راہ میں دو قسم کی تکلیفیں ہیں ایک تکالیف شرعیہ جیسا کہ نماز ہے اور روزہ ہے اور حج ہے اور زکوٰۃ ہے۔ نماز کے واسطے انسان اپنے کاروبار کو ترک کرتا ہے اور ان کا ہرج بھی کر کے مسجد میں جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں پچھلی رات اٹھتا ہے۔ ماہ رمضان میں دن بھر کی بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔ حج میں سفر کی صعوبتیں اٹھاتا ہے زکوٰۃ میں اپنی محنت کی کمائی دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے یہ سب تکالیف شرعیہ ہیں اور انسان کے واسطے موجب ثواب ہیں اس کا قدم خدا کی طرف بڑھاتی ہیں۔ لیکن ان سب میں انسان کو ایک وسعت دی گئی ہے اور وہ اپنے آرام کی راہ تلاش کر لیتا ہے جاڑے کے موسم میں وضو کے واسطے پانی گرم کر لیتا ہے بسبب علالت کھڑا ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے۔ رمضان میں سحری میں اٹھ کر خوب کھانا کھا لیتا ہے بلکہ بعض لوگ ماہ صیام میں معمول سے بھی زیادہ خرچ کھانے پینے پر کرتے ہیں غرض ان تکالیف شرعیہ میں کچھ نہ کچھ آرام کی صورت ساتھ ساتھ انسان نکالتا رہتا ہے۔ اس واسطے اس سے پورے طور پر صفائی نہیں ہوتی۔ اور منازل سلوک جلدی سے طے نہیں ہو سکتے۔

**تکالیف سماوی** لیکن سماوی تکالیف جو آسمان سے اترتی ہیں ان میں انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔ اور بہرحال برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس واسطے ان کے ذریعہ سے انسان کو خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے

**ہر دو کا ذکر قرآن میں** ہر دو قسم کی تکلیف شرعی اور سماوی کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں۔ تکالیف شرعی کے متعلق پہلے سیپارہ میں فرمایا ہے الٓمٓ۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین یعنی مومن وہ ہے جو خدا تعالیٰ پر غیب سے ایمان لاتے ہیں اپنی نماز کو کھڑا کرتے ہیں۔ یعنی صدہا وساوس آ کر دل کو اور طرف پھیر دیتے ہیں۔ مگر وہ بار بار خدا کی توجہ کر کے اپنی نماز کو جو بسبب وساوس کے گرتی ہے۔ بار بار کھڑا کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تکالیف شرعیہ ہیں۔ مگر ان پر پورے طور سے بہرہ حصول ثواب کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہت سی باتوں میں انسان غفلت کرتا ہے۔ اکثر نماز کی حقیقت اور مغز سے بے خبر ہو کر صرف پوست کو ادا کرتا ہے۔

**تشریح تکالیف سماوی** اس واسطے انسانی مدارج کی ترقی کے واسطے سماوی تکالیف بھی رکھی گئی ہیں۔ ان کا ذکر بھی خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں کیا ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصٰبرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون۔ یہ وہ مصائب ہیں۔ جو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے۔ یہ ایک آزمائش ہے جس میں کبھی تو انسان پر ایک بھاری درجہ کا ڈر لاحق ہوتا ہے وہ ہر وقت اس خوف میں ہوتا ہے کہ شاید اب معاملہ بالکل بگڑ جائے گا۔ کبھی فقر و فاقہ شامل حال ہو جاتا ہے۔ ہر ایک امر میں انسان کا گذارہ بہت تنگی سے ہونے لگتا ہے کبھی مال میں نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور دوکانداری بگڑ جاتی ہے۔ یا چوری ہو جاتی ہے کبھی ثمرات میں نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پھل خراب ہو جاتے ہیں کھیتی ضائع جاتی ہے یا اولاد عزیز مر جاتی ہے یہی جاوے

ہو تو اُسے ڈرنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اُس پر کوئی مُصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے۔ اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کیواسطے آتے ہیں۔ ابتدا میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے انسان اس کو مُصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بے تاب کرنیوالی مُصیبت ہو جاتی ہے دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے۔ تو اس کے بدن کو آرام پہونچتا ہے وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دُکھ ہو جاتا ہے۔ ایک مُصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ قرآن شریف نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔ مصائب رفع درجات کیواسطے ہوتے ہیں۔

### موقع خدمت کو غنیمت سمجھو

حضرت ابراہیم اس بات پر سدرتے دہوتے نہ رہے۔ کہ خدا نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالےٰ کا شکر کیا کہ ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہوا۔ ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مسجد کا مینار گر گیا تو شاہ وقت نے سجدہ کیا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس خدمت میں سے حصہ لینے کا موقعہ دیا ہے۔ جو بزرگ بادشاہوں نے اس مسجد کے بنا کرنے میں حاصل کی تھی۔ وقت تو بہرحال گذر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں

### ایک لاکھ چوبیس ہزار شہادت

لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے۔ اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادۃ ہے۔ کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

### آخر صبر کرنا ہی پڑتا ہے

جو لوگ خدا کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کیوقت عورتیں سیاپہ کرتی ہیں بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں تھوڑے عرصے کے بعد خود ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سیاپہ کر رہی تھی۔ آنحضرۃ وہاں سے گذرے آپ نے اُسے فرمایا تو خدا سے ڈر اور صبر کر اس کم بخت نے جواب دیا کہ تو جا۔ تجھ پر میری جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بد بخت نہیں جانتی تھی کہ آپ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں جب اس کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر آپ کے گھر میں آئی اور کہنے لگی۔ کہ یا رسول میں صبر کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ الصبر عند مصیبت الاولی۔ صبر وہ ہے جو پہلے ہی مُصیبت پر کیا جائے غرض بعد میں خود وقت گذرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتدا ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرے خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کو بیحساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنیوالوں کے واسطے ہی مُقرر ہے۔

### آج ہی اپنی اصلاح کر لو

کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیا ہے اور کل کیا ہونیوالا ہے ابھی ہمارے پاس کئی خط راولپنڈی سے آئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ ایک ایسا زلزلہ آیا کہ لوگ چیخ اُٹھے بلکہ بعض نے کہا کہ یہ زلزلہ ۴- اپریل والے زلزلے کے برابر تھا دیکھو اس ایک مہینہ میں تین بار زلزلہ آچکا ہے اور آگے ایک سخت زلزلہ کے آنے کی خبر خدا تعالےٰ دے چکا ہے وہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ لوگوں کو دیوانہ کر دیگا۔ لوگوں نے غفلت کر کے خدا کو بھلا دیا ہے اور خوشی میں بیٹھے ہیں مگر جن لوگوں نے خدا کو پالیا ہے۔ وہ تلخ زندگی کو قبول کرنے کے واسطے طیار ہیں۔ مصائب کا آنا ضروری ہے خدا کی سُنّت ٹل نہیں سکتی ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے۔ ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال۔ اولاد۔ بیوی۔ بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر۔ عزت۔ خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

### دین کی جڑ

دین کی جڑ اس میں ہے۔ کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے۔ تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلا ہو جاتی ہے بعض آدمی اولاد کیوجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے۔ کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابزنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اس کی خاطرداری کرنی چاہیئے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا کی رضا ضروری ہے۔

### نماز میں وساوس کیوں آتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب کہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گذر جاتا ہے ہرگز نہیں وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اُس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا کی طرف سے رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے۔ کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔

### شیطان سے بچو

شیطان انسان کا پورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اس پر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈالدے یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آیا ہے وہ چاہتا ہے۔ کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالےٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کے راہ میں دکھ اُٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

### حقیقت ثاقب

جب کہ ایک مومن سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے۔ تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہونچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالےٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کیواسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ شیطان

کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ہر ایک مومن کیواسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے اور اُسے ہلاک کرڈالے۔ جو لوگ روحانیت کی سائنس سے ناواقف ہیں وہ ایسی باتوں پر ہنسی کرتے ہیں مگر دراصل وہ خود ہنسی کے لائق ہیں۔ ایک قانون قدرت ظاہری ہے ایسا ہی ایک قانون قدرت باطنی بھی ہے۔ ظاہری قانون باطنی کے واسطے بطور ایک نشان کے ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی اپنی وحی میں فرمایا ہے۔ کہ انت منی بمنزلۃ الثاقب یعنے تو مجھ سے بمنزلہ ثاقب ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ میں نے تجھے شیطان کے مارنے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ تیرے ہاتھ سے شیطان ہلاک ہوجائے گا۔ شیطان بلند نہیں جاسکتا اگر مومن بلندی پر چڑھ جائے۔ تو شیطان پھر اس پر غالب نہیں آسکتا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کرسکے۔ جتنے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔

### استقلال چاہیئے

مومن کو چاہیئے۔ کہ استقلال۔ سے کام لے ہمت نہ ہارے۔ شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے۔ آخر وہ ایک دن کامیاب ہوجائیگا خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہے جو لوگ اس کے راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا مونہہ دکھا دیتا ہے۔ بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے۔ کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔

### خوابوں پر ناز نہ کرو

ایسے ضروری کام کو چھوڑ کر جو مومن کا اصل منشا ہے بعض لوگ اور باتوں کے پیچھے پڑجاتے ہیں۔ مثلاً کسی کو ایک خواب آجائے۔ یا چند الفاظ زبان پر جاری ہوجائیں۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اب ولی ہوگیا ہوں۔ یہی نقطہ ہے جس پر انسان دہوکہ کھاتا ہے خواب تو چوہڑوں چماروں اور کنجروں کو بھی آجاتے ہیں اور سچی بھی ہوجاتے ہیں۔ ایسی چیز پر فخر کرنا تو لعنت ہے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کو چند خوابیں آگئی ہیں اور وہ سچی بھی ہوگئی ہیں مگر اس سے کیا بنتا ہے کیا سخت پیاس کے وقت ایک شخص کو دو چار قطرے پانی کے پلائے جادیں۔ تو وہ بچ جائیگا ہرگز نہیں بلکہ اس کی طپش اور بھی بڑھے گی۔ ایسا ہی جب تک کہ کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو۔ تب تک یہ خوابیں کچھ شے نہیں۔

### قابل تشفی حالت

انسان کی عمدہ اور قابل تشفی وہ حالت ہے کہ وہ عملی رنگ میں درست اور صاف ہو اس کی عملی حالت خود اُسپر گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کے برکات اور زبردست خوارق اس کے ساتھ ہوں اور ہر دم اس کی تائید کرتے ہوں تب خدا اس کے ساتھ ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہے

### آجکل کے ملہمین

ہر ایک بات میں شیطان ایک موقع نکال لیتا ہے کہ لوگوں کو کسی طرح سے بہکائے چونکہ ہم بار بار اپنی وحی اور الہام پیش کرتے ہیں اس واسطے بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ ہم بھی ایسا ہی کریں۔ یہ ایک ابتلاء ہے جوان پر وارد ہوا اور اس ہلاکت کی راہ میں شیطان نے ان کی امداد کی اور ان کو شیطانی القاء اور حدیث نفس شروع ہوا۔ چراغ دین۔ الٰہی بخش۔ فقیر مرزا اور دوسرے بہت سے اس راہ میں ہلاک ہوگئے اور ہنوز بہت سے ایسے ہی ہیں کا قدم اسی راہ پر ہے

### اہل جماعت خبردار ہیں

ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے کہ ایسی باتوں۔ سے دل ہٹالیں قیامت کے دن خدا تعالےٰ ان سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں۔ بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔ الہام وحی تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہیں۔ خدا کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ آپ بعض دفعہ رات کو اس قدر عبادت میں کھڑے ہوتے تھے۔ کہ پاؤں پر ورم ہو جاتا تھا۔ ساتھی نے عرض کی کہ آپ تو گناہوں سے پاک ہیں۔ اس قدر محنت بہر کس ہے۔ فرمایا۔ افلا اکون عبداً شکوراً کیا میں شکر گزار نہ ہوؤں۔

### ناامید نہ ہو

انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہووے گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کیونکر نیکوکار ہوسکتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونیوالا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہیئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالےٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے

### ایک لطیف تمثیل

دیکھو۔ پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے۔ کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز بھی جل جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دیگا کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو۔ پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک پیاس ہے۔ تو کھانا اور پینا بھی آخر مہیّا ہو جاتا ہے انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں۔ جب کہ وہ سب مہیّا کردئے جاتے ہیں تو پھر روح کیواسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستار ہے۔ اس نے روحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کردئے ہیں انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اُسے ضرور پالیگا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اُسے ضرور دی جائیگی جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے۔ ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے۔ لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کریگا وہ ضرور پالیگا۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کریگا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہوجائیگا۔

### آفتاب نکل آیا ہے

یہ آخری زمانہ تھا اور تاریکی سے بھرا ہوا تھا۔ اس زمانہ کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ اس زمانہ میں ایک آفتاب نکلیگا۔ مولوی لوگوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں تقوےٰ کی کیا حالت ہو رہی ہے ایک آدمی نے چار روپے کے زیور کے پیچھے ایک بچے کو قتل کردیا تھا۔ ان مولویوں سے جو ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ کوئی یہ پوچھے کہ کیا ہم کلمہ نہیں پڑھتے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے نزدیک ہم ہندو عیسائی وغیرہ ہر ایک سے بدتر ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ طمع نفسانی کے بندے ہیں ایک شخص نے مجھے خوب کہا تھا کہ ان مولویوں کا خاموش کرانا کیا مشکل تھا آپ ان سب کو بلا کر دو دو روپے دیدیتے تو سب خاموش ہوجاتے اور کوئی بھی آپ کی مخالفت نہ کرسکتا۔ میں نے کہا کہ ہمنے تو ان لوگوں کے تقوےٰ پر بھروسہ کیا تھا۔ ہمیں

کیا معلوم تھا کہ ایسے نفسانی بندے نکلیں گے یہ تو منبروں پر کھڑے ہو کر کہا کرتے ہیں۔ کہ موسیٰ کہاں اور عیسیٰ کہاں ہیں کیا معلوم تھا کہ باوجود ایسے خطبے پڑھنے اور سنانے کے یہ وفات مسیح پر ایسے مشتعل ہوں گے کہ گویا تمام دار و مدار اسلام کا حضرت عیسیٰ کی زندگی پر ہے۔

### ہلاکت شیطان کا وقت ہے

لیکن یہ لوگ جو چاہیں سو کریں۔ اب تو خدا تعالیٰ کا ارادہ ہو چکا ہے کہ شیطان کو ہلاک کرے شیطان کی یہ آخری جنگ ہے۔ اور وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ وہ ضرور قتل کیا جائیگا۔ شیطان نے بھی حیات مسیح میں پناہ لی ہے مگر وفات مسیح کے ثبوت کے ساتھ ہی شیطان بھی ہلاک ہو جائیگا۔ شیطان نے پادریوں کے ہاں اور ان کے حامیوں کے ہاں بسیرا کیا ہے مگر خدا کے مسیح کے ساتھ ملائک اور راستباز لوگ جمع ہو رہے ہیں اور اسلام کی مخالفت میں ہر طرح کا زور لگایا جا رہا ہے۔

### ہند مجموعۃ المذاہب ہے

اول تو یہ زمانہ ہی ایسا ہے کہ بسبب تار۔ ڈاک ریل تمام زمین گویا ایک ہی شہر بن رہی ہے ہر وقت کی خبریں آتی ہیں۔ کثرت سے لوگ ادہر اُدہر آتے جاتے ہیں۔ مگر بالخصوص ہندوستان ایسا ملک ہے۔ جس میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں ایسے بھی ہیں جو وجود باریتعالےٰ کے منکر ہیں پھر بے قید لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں جو چاہو سو کرو پھر کتاب کے منکر برہمو موجود ہیں انسان کے پجاری بھی ہیں پتھروں کو خدا ماننے والے بھی ہیں ایک لاکھ سے زائد مرتد عیسائی موجود ہیں سورج پرست ہیں پانی کی پوجا کرنے والے آگ کی پوجا کرنیوالے ہیں۔ آتش پرستی کے بڑے مندر کو زلزلے نے گرا دیا تھا تو اب نیا بنا رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے۔ آزادی اس قسم کی ہے کہ جو جس کے جی میں آتا ہے وہ کہہ گذرتا ہے کسی کی پرواہ نہیں۔ غرض یہ وہی وقت ہے۔ اور بالخصوص ہند میں وہی نظارہ موجود ہے جس کیواسطے پہلے سے پیشگوئی کی گئی تھی عیسائی لوگ پچاس پچاس ہزار کتاب اسلام کے برخلاف شائع کر رہے ہیں۔ آریہ سماجی کہتے ہیں۔ کہ کئی ارب سالوں کے بعد دنیا میں ایک کتاب آتی ہے اور وہ بار بار وید ہی ہوتے ہیں اور ہند میں ہی آتے ہیں۔ اور سنسکرت کی ہی زبان ان کے لئے خاص ہے۔ گویا پرمیشر کو اور کسی ملک یا زبان کی خبر ہی نہیں۔ نہیں معلوم۔ کہ پرمیشر ہندوستان پر ایسا کیوں ریجھ گیا ہے اور باوجود اس کے ہندوؤں کو ایسی ذلت میں کیوں رکھا ہے اس وقت عیسائی بھی بادشاہ ہیں مسلمان بھی بادشاہ ہیں۔ بدھ بھی بادشاہ ہیں مگر کہیں آریوں کی بادشاہی نہیں معلوم نہیں کہ پرمیشر کو کیوں یہ بہت پسند آیا شاید اس وجہ سے کہ یہاں نیوگی لوگ رہتے ہیں جو اپنی زندگی میں اپنی بیوی کیواسطے موٹا تازہ خاوند تلاش کرتے ہیں کہ اس سے ہم بستر ہو اور اس کیلئے خوبصورت بچے جنے اور یہ بھی شرط ضروری ہے کہ وہ بیرج داتا برہمن ہو پھر انسان کو ہنسی آتی ہے۔

### آریوں میں ابدی نجات کے واسطے کوئی راہ نہیں

کہ آریوں کا یہ ناپاک عقیدہ ہے کہ انسان ایک مدت تک نجات یافتہ ہو کر مکتی خانہ میں رہے اور پھر ناکردہ گناہ کی وجہ سے وہاں سے نکالا جاوے اور کتا سور بلا بنایا جاوے آریہ کہتے ہیں کہ پرمیشر ہر ایک انسان میں تھوڑا سا گناہ بطور بیج کے لازماً باقی رکھ لیتا ہے۔ جو اس کو دوبارہ پھنسانے کے کام آتا ہے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس بقیہ گناہ کے سبب پھر سزائیں ایسی مختلف کیوں دی جاتی ہیں کہ کوئی شیر بنایا جاوے اور کوئی بکری کوئی بچھو اور کوئی سانپ بنایا جاوے اور کوئی گھوڑا اور ہاتھی اور کوئی کرم ناپاک بنایا جائے اور کوئی انسان پوتر۔ پھر انسانوں میں کوئی مرد بنایا جائے اور کوئی عورت۔ اس تفریق کا کیا سبب ہو سکتا ہے۔

### اس قدر جونیں کیوں بنیں

پھر یہ بھی آریوں کا ایک عجیب مسئلہ ہے کہ مختلف گناہوں کے سبب مختلف جونیں بنتی ہیں اس سے تو لازم آتا ہے کہ جس قدر جونیں ہیں اسی قدر گناہوں کی تعداد ہو اور چونکہ الہامی کتاب صرف وید ہی ہے اسلئے وہ تمام گناہ وید میں مرکوز ہونے چاہئیں لیکن جب وید کے احکام کو دیکھا جاتا ہے تو ان کی گنتی آریوں کے نزدیک بھی چند سو سے زائد نہ ہوگی۔ لیکن کئی ہزار قسم کے جانور تو جنگلوں میں موجود ہیں۔ کئی ہزار قسم کے کیڑے مکوڑے زمین پر رینگ رہے ہیں۔ پھر درختوں کے پرند اور سمندر کے جانور جن کی گنتی ہی نہیں یہ اتنی جونیں کہاں سے آگئیں۔

### کیا ہماری عبادت محدود ہے

آریہ لوگ کہتے ہیں کہ روحوں کو بہشت میں سے نکالنے کی ضرورت اس واسطے پڑے گی کہ ان کی عبادت بہت محدود زمانہ کی تھی ایسی محدود عبادت کا بدلا بھی محدود وقت کیلئے ہونا چاہیئے مگر یہ عقیدہ بہت ہی فاسد ہے آریہ لوگ ایسے محدود وقت کے خیال سے عبادت کرتے ہوں گے اسلام میں تو یہ بات نہیں۔ ہمارا خدا تو خدا کے ساتھ ابدی ہے، ہم کسی محدود وقت کی نیت کے ساتھ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ایسی نیت کو کفر جانتے ہیں۔ ہم نے تو ہمیشہ کے لئے خدا کی عبادت کا جؤا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں وفات دے۔ تو اس سے ہماری نیت میں کوئی فرق نہیں۔ ہم اُسی عبادت کے ثواب کو ساتھ لے کر فوت ہوتے ہیں۔ ہم اس کو محدود نہیں سمجھتے۔

### خدا تعالیٰ کا شکر ہے

کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہیں کیا جو ایسی ناقص صفات والا ہو۔ کہ نہ وہ روحوں کا مالک ہے نہ ذرات کا مالک ہے نہ ان کو نجات دیسکتا ہے نہ کسی کی توبہ قبول کرسکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کے رو سے اس خدا کے بندے ہیں جو ہمارا خالق ہے ہمارا مالک ہے، ہمارا رازق ہے۔ رحمان ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ مومنوں کیواسطے یہ شکر کا مقام ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اس کے صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے،

### افسوس ہے قدروں پر

افسوس ہے اُن پر جنہوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی۔ ان مسلمانوں پر بھی افسوس ہے۔ جن کے سامنے عمدہ کھانا اور ٹھنڈا پانی رکھا گیا ہے لیکن وہ پیٹھ دے کر بیٹھ گئے اور اس کھانے کو نہیں کھاتے۔ زمانے کے مصائب سے بچانے کے واسطے ان کے لئے ایک وسیع محل طیار کیا گیا جس میں ہزاروں آدمی داخل ہو سکتے ہیں مگر افسوس اُن پر کہ وہ خود بھی داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو بھی داخل ہونے سے روک دیا۔

### یہ نفخ صور کا وقت ہے

کیا پہلے سے نہیں کہا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک کرنا آسمان سے پھونکی جائیگی کیا وحی خدا کی آواز نہیں۔ انبیاء جو آتے ہیں وہ کرنا کا حکم رکھتے ہیں نفخ صور سے یہی مراد تھی کہ اس وقت ایک مامور کو بھیجا جائیگا وہ سنا دیگا کہ اب تمہارا وقت آگیا ہے کون کسی کو درست کرسکتا ہے جبتک کہ خدا درست نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ایک قوت جاذبہ عطا کرتا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے ہیں خدا کے کام کبھی حبط نہیں جاتے ایک قدرتی کشش کام کر دکھلائے گی اب وہ وقت آگیا ہے جسکی خبر تمام انبیاء ابتداء

سے دیتے چلے آئے ہیں۔ خداتعالےٰ کے فیصلہ کا وقت قریب ہے اس سے ڈرو اور توبہ کرو۔ فقط۔

(حضرت اقدس کی دوسری تقریر ختم ہوئی۔ اگلے ہفتہ میں انشاءاللہ دوسرے صاحبان کی تقریریں درج اخبار کی جائیں گی ایڈیٹر)

## اس دہوکہ سے بچو

ولایت کے کسی سوداگر نے اپنے مال کو جلد فروخت کرنے کے لئے یہ تجویز نکالی تھی کہ جو مجھے تین روپے (مثلاً) بھیجے تو میں اسے پانچ ٹکٹ بھیجدوں گا۔ پھر وہ اپنے دوستوں میں تین تین روپے پر فروخت کرکے اپنے تین روپے واپس لے لے اور باقی مجھے بھیجے تو میں اُسے پندرہ روپے کی گھڑی بھیجوں گا۔ ایسا ہی دوسرے ٹکٹ لینے والے کریں کہ کارخانہ سے پانچ ٹکٹ منگوا کر دوستوں میں فروخت کرلیں اور جو چیز چاہیں منگوالیں یہ ایک ایسا طریق تھا۔ کہ جس سے بعض بائع و مشتری دونو فائدہ میں رہتے بلکہ بائع تو مال مفت حاصل کرتا۔ اس لئے یہ بات اکثر لوگوں میں مقبول ہوگئی۔ آہستہ آہستہ ہمارے ہندوستانی اشتہاری سوداگروں نے بھی اس قماربازی سے فائدہ اُٹھانا شروع کیا اور دو دو آنے ٹکٹ کی قیمت رکھدی اور کچھ اس طرح سے اپنے ایجنٹ مقرر کئے کہ شہر تو کجا دیہات میں بھی وبا پھیل گئی۔ جسے دیکھو وہ اسی دُھن میں ہے۔ یہاں تک کہ دیہاتی عورتوں نے بھی اس میں کافی حصہ لیا۔ جب یہ مرض ہمارے گردنواح میں پہونچا تو ہمنے انہیں بہت سمجھایا۔ کہ دیکھو سوداگر تو اپنا گھر پورا کر رہا ہے مگر تم لوگوں کو اس میں بہت نقصان پہونچیگا۔ ایک تو جو مال وہ بھیجتا ہے۔ وہ بھی مول کے مطابق نہیں۔ دوم جن کے ٹکٹ فروخت نہ ہوئے وہ سب اسرپٹ کر رہ جائیں گے۔ افسوس بہت کم ایسے تھے جنہوں نے اس وقت ہماری نصیحت کو مانا۔ مگر آخر جب نقصان اُٹھایا تو مانا۔ اس کے بعد ایک اور روحانی وبا پھیلی جس کے ذکر سے پہلے میں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ ولایت کے کسی سوداگر نے ایک دفعہ یوں کیا کہ اپنے ایجنٹ دوسرے شہروں میں اپنی چیز کی مانگ پیدا کرنے کیلئے بھیجدئے جو بازاروں میں مختلف سوداگروں سے یہ پوچھتے پھرتے کہ اجی تمہارے پاس فلانے میکر کا فلانا مال ہے اور کچھہ خرید بھی لیتے۔ اس طریقہ سے ان کو اس سوداگر کے مال کے منگوانے کی تحریک ہوتی۔ اب ہمارے بعض ہندی بھائی جائز طریق سے تو کوشش کرنے سے رہے اس اصل سے یوں فائدہ اٹھایا۔ کہ ۱۹۰۸ء کے پیسے جو اسی سال رائج ہوئے ہیں۔ ان کی مانگ پیدا کرنا شروع کردی۔ ایک شخص سوداگر یا ساہوکار بن کر گیا اور کہا کہ مجھے ۱۹۰۸ء کے پیسوں کی ضرورت ہے، جتنے ہوں اکٹھے کردو اور خواہ ڈیڑھہ پیسہ فی پیسہ لیتے جاؤ۔ یہ کہہ کر وہ خود تو چلاگیا اور پیچھے لگو پیسے فروخت ہونے۔ یہاں تک کہ چار چار آنے پر ایک ایک پیسہ فروخت ہُوا۔ اب کوئی پوچھتا نہیں تحقیق نہیں کرتا کہ آخر ان پیسوں کی ضرورت کیا ہے خود ہی بیٹھے باتیں بناتے ہیں ان پیسوں میں غلطی سے سونا مل گیا ہے وہ نکالیں گے۔ کوئی کہتا ہے نہیں صاحب کسی مہاجن نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے اور اس نے سب پیسے ہی خرچ کرنے ہیں۔ غرض جتنے موہنہ اتنی باتیں اور پیسے برابر فروخت ہورہے ہیں جب اس عیار نے سمجھا کہ اب یہاں پوری مانگ پیدا ہوچکی ہے تو اپنے دوسرے ساتھی کو کچھ پیسے دیکر بھیجدیا اور چار چار آنے پانچ پانچ آنے فی پیسہ فروخت کرکے وہ تو چلتا بنا اور یہ پیچھے ہاتھ ملتے موہنہ تکتے رہ گئے افسوس ہے اس حماقت پر۔ یہ بات فرض نہیں بلکہ کئی شہروں اور اکثر دیہات میں ایسا ہُوا ہے بلکہ ہو رہا ہے اس لئے اپنے احمدی بھائیوں کو خصوصیت سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس دہوکہ میں نہ آئیں۔ مذہبی طور سے بھی ایسی بیع حرام ہے۔ دیکھئے اسلام کے اصول کہ جو ان پر چلے وہ ان دہوکوں میں آکر نقصان مایہ دگر شماتت ہمسایہ کا مصداق نہیں بنتا میں نے جب اپنے قرب وجوار میں اس وبا کو پھیلتے دیکھا۔ تو سختی سے منع کیا لیکن کئی لوگ جواب میں کہتے۔ اجی ہمیں کیا ہم نے تو پیسہ دیکر دو آنے لینے ہیں نقصان ہوگا تو اس سوداگر کو۔ یہ ناعاقبت اندیشی وحماقت وعدم ہمدردی کی انتہا ہے جو بعض انڈیا کے رہنے والوں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

## دیانتداری

یا تو وُہ زمانہ تھا کہ دیانت وامانت ایک معمولی بات اور شریف آدمی کا فرض خیال کی جاتی یا اب یہ زمانہ ہے کہ اگر کوئی ایسی نظیر دیکھتے ہیں تو اسے غیر معمولی طور سے اخباروں میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار ایمپائر میں چھپا ہے۔ کہ ایک ۵۰ سالہ بنگالی بڈہا رات کے وقت پولیس سٹیشن میں گیا۔ اور نو آنے اپنے اس بیان کے ساتھہ جمع کرائے کہ یہ شتربرس ہوئے۔ سڑک پر ایک کاغذ میں پیٹے پڑے مجھے ملے تھے۔ پولیس افسر حیران رہگیا۔ اسکی حیرت بجا تھی اگر یہ دیانتداری کیوجہ سے ہے تو اس سے پہلے ستر برس اس نے کیوں اطلاع نہ دی۔

## پین اسلامک سوسائیٹی

اس سوسائیٹی کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں حال میں اس کے مقاصد چھپے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

۱۔ عالم اسلام اور مسلمانان عالم کی مذہبی۔ معاشرتی۔ اخلاقی اور دماغی ترقی میں ساعی ہونا۔

۲۔ مسلمانان عالم کے سوشیل اتحاد باہمی کیلئے ایک مرکز د ذریعہ قائم کرنا۔

۳۔ مسلمانوں میں اخوت اسلامی کو ترقی دینا اور ان میں باہمی راہ ورسم بڑہانا۔

۴۔ غیر مسلمان اقوام سے اسلام اور مسلمانوں کے متعلق تعصبات کا دفع کرنا۔

۵۔ اپنے حدامکان تک ہر مسلمان کی خواہ دنیا کے کسی حصہ میں ہو۔ کسی تکلیف کیوقت جائز اعانت کرنا۔

۶۔ غیر اسلامی مقامات پر مذہبی رسوم وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کے لئے سہولت پیدا کرنا۔

۷۔ بذریعہ تحریر وتقریر اسلام کو مقبول عام بنانا۔

بات تو ٹھیک ہے، مگر شائد اس کے ممبروں کو یہ معلوم نہیں کہ اخوت واتفاق وہمدردی پیدا کرنے اور اظہار دین کا طریق سنت اللہ میں یہ ہے کہ یہ سب مامور من اللہ کی معرفت ہوتا ہے پس ضرور ہے کہ وہ کسی امام کی تلاش کرے جو خدا سے رُوح پاکر اس کام کو پورا کرے بغیر اس کے کامیابی محال بلکہ ناممکن ہے۔

## حجاز ریلوے

۱۰ محرم تک امید کیجاتی ہے کہ مدینہ منورہ تک ریل کی پٹڑی تیار ہوجاویگی اور شامی قافلہ انشاء اللہ اسی پر اپنے وطن کو واپس ہوگا دمشق سے العلا تک تو ریل مکمل ہوچکی اس سے آگے کام ہو رہا ہے جس کا فاصلہ قریباً پانچ منزل ہے اِدہر مکہ معظمہ سے جدہ اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک یعنی دونو طرف کام شروع ہونیوالا ہے ۲ شوال کو ایک جلسہ بھی مدینہ میں اس کیمتعلق ہوچکا۔ جس میں اراکین شہر مع مشائخ وعلماء وحکام سب شامل تھے۔ ہمیں اس لائن کی تیاری سے ایک خاص مسرت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ایک طرف واذا العشار عطلت کی پیشگوئی پوری ہورہی ہے دوسری طرف ہمارے مسیح موعود کی صداقت کا نشان مل رہا ہے

# انتخاب الاخبار

سید کرامت حسین صاحب مشہور و معروف بیرسٹر ہائیکورٹ الٰہ آباد کے قائم مقام جج مقرر ہوئے (مسلمانوں کو مبارک)

لائلپور کے زرعی کالج کے باقاعدہ طور سے کھولے جانے کی یکم جولائی کو امید کی جاتی ہے۔ (بہت ضرورت تھی)

آجکل علمار اسلام مین یہ سوال چل رہا ہے کہ فونوگراف مین قرآن مجید کا بند کرنا کیسا ہے (فیصلہ محفوظ)

ٹرنسوال مین ہمارے اہل وطن سخت آزمایش مین بیان کئے جاتے ہین جو نہین رہنا چاہتے وہ مساجد کے اثاث کو فروخت کرنے کی فکر مین ہین۔

وقف اولاد کے جواز کا مسئلہ زیر بحث ہے۔

آجکل روسی انجینیر وسط ایشیا کی روسی ریلوے جات کو براہ کوئٹہ وچمن ہندوستان کی ریلوے لائنون سے ملا دینے کا خواب دیکھ رہے ہین۔ اور کہتے ہین کہ کلکتہ سے لندن نو دن مین پہونچا جاسکیگا (انگریزی و افغانی گورنمنٹ کی اجازت کا خیال نہین)

علاقہ بابل مین ایک نیا شہر کھودا جارہا ہے سب سے پہلے جو کتبہ برآمد ہوا اس پر سنہ ۲۷۵۰ قبل مسیح لکھا ہے (عبرت)

لاہور سے میلا اٹھانے کیلئے چھکڑے موقوف اور دستی گاڑیان جاری (اچھا ہوا)

آئے دن ریلون کے ٹکرانے اور مسافرون کے بے نام ونشان پایا جانے پر یہ تجویز پیش کی جارہی ہے کہ ریلوے مسافرون کی اسم نویسی کا طریقہ بذریعہ پولیس جاری ہو۔ اچھی بات ہے مگر اس کا گھسنا اور لگانا دوسری بھی تھے)

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ سے واپس آنیوالے ہندیون کا جو روپیہ کلکتہ مین دیا گیا اس کی تعداد (۲۰،۲۰۳۶) ہے اس مین زیورات اور اپنے پاس کا روپیہ شامل نہین۔ (السفر وسیلۃ الظفر)

چنسورہ (بنگال) کے ماڈریٹون نے مسٹر تلک کا پتلا بناکر جلایا (حماقت)

کوہ پارسناتھ کے ایک حصہ پر بنگلے بننے کی تجویز اہل جین کی ناراضی کا موجب ہورہی ہے ان کے خیال کے مطابق جوتے پہنکر جانے اور شراب وگوشت کھانے سے پہاڑ بہرشٹ ہو جائیگا۔ (توہم پرستی)

یوگانتر کے ایڈیٹر پر پھر مقدمہ بنا۔ مشہور تھا کہ روپوش ہے مگر وہ حاضر ہوگیا۔ وہ ایڈیٹر پہلے شکار کرا چکا ہے (باتون سے نہین ملتے)

اپریل تا نومبر ۱۹۱۰ء کے ریلوے آمدنی کا اندازہ ساڑھے تیس کروڑ کیا گیا ہے (تھرڈ کلاس مسافرون کے لئے آسائش کے اسباب بہم پہونچانے کے لئے توجہ طلب ہے)

صرف پنجاب سے براہ کراچی ۲۰۷۹۹۵۹۱ ہنڈرویٹ گندم گئی (قحط کیون نہ پڑے)

سزائے تازیانہ کے قانون کی اصلاح منظور ہوگئی ترمیمات کا مسودہ پیش ہونیوالا ہے۔ (اچھا ہوا)

صرف پانچ ڈیڈ لیٹر آفسون سے پانچ لاکھ کی مالیت کی ہنڈیان اور نوٹ اور سکے لاوارث ملے (ابنائے ملک پتہ لکھنے مین احتیاط رکھین۔

مہم تبت کے تاوان کی تیسری قسط گورنمنٹ چین اوا کرنیوالی ہے (اگر بازی کا خمیازہ)

رہن بالقبض کی میعاد ۶۰ سال تھی اور ہے۔ مگر کفالتی وستاویزات کی میعاد بھی ہائیکورٹ الٰہ آباد کے ایک فیصلہ سے ۶۰ سال سمجھ لیگئی تھی۔ اب پریوی کونسل نے طے کردیا کہ اس کی میعاد بارہ سال ہے (ساہوکارون مین پریشانی)

شکایت عدم رسی اخبارات ڈاکخانہ کے حکام کی پوری توجہ کو چاہتی ہے۔

نارسے والون نے بیکارون سستون کیلئے خوب قانون نکالا کہ زبردستی کام پر لگایا جاوے) افتادہ زمین کے وسیع قطعات کو کھودگی مبارک)

۷۰ سالہ بوڑھے مسٹر ایڈورڈ نے پورٹ لینڈ سے شکاگو تک ۱۲۳۴ میل پیدل سفر کیا

۷۰ سال کی عمر مین مسٹر مارک نے ۶ ہزار میل کا سفر کیا۔ (نتیجہ ورزش)

گورنمنٹ آف انڈیا نے بعض شرابون پر بجائے ار کے ۲ر فی گیلن محصول لگادیا (پینے والے پھر بھی پئین گے)

بجائے نوے لاکھ کے قریباً ۶۰ لاکھ گندم کی کاشت پنجاب مین خشک سالی کا بھاری ثبوت ہے۔ (بارش مبارک)

موضع دیالپور (ڈیرہ اسمٰعیلخان) مین بڑا بھاری ڈاکہ پڑا ساہوکار اور اس کے رشتہ دارون کو قتل کرکے تیس چالیس ہزار روپے لے گئے۔ سرحد یاغستان پچاس میل ہے۔ صرف چھ میل پر سرکاری فوج کی موجودگی اور سو میل کا سفر حیرت انگیز ہے۔ (کیون نہ جواب طلب کیا جائے)

راجہ نانپارہ (ملک اودھ) مکہ مین وبائے ہیضہ سے فوت ہوئے۔ پچھلے سال نواب بہاولپور۔

مال گاڑیون مین سے مال تو چرایا ہی جاتا تھا۔ اب گارڈون کی بھی چوری ہونے لگی۔ ایک مال گاڑی آدھی رات کو کانپور کو روانہ ہوئی۔ کاریگ دان مین آکر گارڈ گم ہوگیا دوسرے روز اس نے بیان کیا کہ مجھے آدمی باندھ کر لیگئے تھے۔

صاحب وزیر ہند نے حکم صادر کیا کہ آئندہ ایڈیٹران اخبارات کو مقدمات فوجداری مین ہتھکڑی نہ پہنائی جاوے۔ جب تک کوئی خاص خطرہ نہو۔

## مجموعہ فتاوی احمدیہ

یہ کتاب ابھی شائع ہوئی ہے۔ اس کا ریویو بدر کی اگلی اشاعت مین بطور اختصار لکھا گیا ہے۔ اس مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام وبزرگان ملت کے پانسو مسائل فقہ کے فتوے اخبار الحکم وبدر مین سے لیکر ترتیب وار چھاپے گئے ہین جن مین سے قریباً ساڑھے چار سو فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اور قریباً پچاس حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین کے اور چند فاضل امروہی کے ہین۔ احمدی جماعت کے لئے ایسی کتاب فقہ کی اشد ضرورت محسوس تھی۔ اس مین علمار کے اختلافی مسائل فقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کن فتوے درج ہین۔ اس کتاب کی تین جلدین ہین۔ پہلی جلد مین مسائل وضو وتیمم ونماز وروزہ وزکوۃ وحج وغیرہ۔ اور دوسری جلد مین مسائل نکاح وتعدد ازدواج وطلاق ورہن وتجارت وغیرہ اور تیسری جلد مین حقیقت ایمان وحقیقت پنج ارکان اسلام کا ترتیب وار ذکر ہے۔ حجم تینون جلدون کا ۳۳۲ صفحہ اور کاغذ سری رام پوری ہے۔ قیمت تینون جلدون کی ایک روپیہ دس آنے مقرر ہے اس کتاب کے سارے مضامین کی فہرست علیحدہ بھی چھپی ہے مجموعہ فتاوی احمدیہ کی تینون جلدین بصیغہ وی پی بقیمت عہ مولوی محمد فضل خان احمدی چنگوی سے۔ ڈاکخانہ ومقام چنگا بنگیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی سے مل سکتی ہین۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ کے متعلق حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب کی رائے۔

مینے مجموعہ فتاوی کی تینون جلدون کو پڑھا ہے اس مین اختلاف تو نہین مگر کتب فقہا کے دیکھنے والے کتب احادیث کے مطالعہ والے جانتے ہین کہ خفیف جزوی۔ اختلاف کیا وجود رکھتا ہے۔ بہرحال کتاب قابل ملاحظہ ہے۔

نورالدین

# ترکیب بند

(جو ابو یوسف مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے دردناک آواز سے حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھا)

## در مدح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### بند اوّل

اے مہدیٔ زمان و مسیحِ پیمبرم
نقدِ دلم بگیر کہ عشقِ تو سے خرم

مست آرزوئے دل کہ بعشقِ تو جان دود
مقصود جان ہمین کہ براہت رود سرم

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
مہجوریٔ تو اے شہِ والا سخاطرم

استادہ ام بعذرِ گناہِ مفارقت
افتادہ بہرِ عفو عطائے تو بر درم

تاریکی ضلال درونم سیاہ کند
پروانہ وش بشمعِ رخِ انورت پرم

جانم گداخت از غم و اندیشۂ معاد
باشد کہ گل شود ز نسیمِ تو اخگرم

باشد کہ یک نظر بسوئے زار بنگری
باشد کہ ساعتے رخِ پاکِ تو بنگرم

من ہدیۂ سلامِ پیمبر رسانمت
تو سایۂ عطوفت و شفقت بگسترم

اے مقتدائے امتِ احمد شفیعِ خلق
اے شہسوارِ دینِ متینِ منورم

دامانِ تو گرفتہ بدستِ ترا دادہ دست
گویم بصدقِ دل کہ غلامِ تو کمترم

آوارہ بودم و در دولت شناختم
مقصودِ جان و قبلۂ حاجات ساختم

### بند دوم

دیوانہ وار سوئے سرائے تو آمدم
اے دلربا ز من بہوائے تو آمدم

از فرطِ ہجر و طولِ زمانِ مفارقت
شرمندہ دل بشوقِ لقائے تو آمدم

درماندہ و نزار و مریضِ شکستہ دل
با صد امید بہرِ دوائے تو آمدم

چون طالبِ رضائے خداوند عالمی
زین رو بجستجوئے رضائے تو آمدم

رایت فرازِ عسکرِ احمدؐ توئی شہا
بہرِ پناہ زیرِ لوائے تو آمدم

چشمم چو سرمہ سائے سوادِ رقیم است
پروانہ وش بشمعِ ضیائے تو آمدم

چون آفتاب صدق و ذکائے رسالتی
چون ذرہ پیشِ مہرِ عطائے تو آمدم

تو پیشوائے امتِ احمد رسیدۂ
لبیک برزبان بصدائے تو آمدم

ختم الرسل جنابِ محمدؐ مدیح تست
من کیستم کہ بہرِ ثنائے تو آمدم

برلب ثنا و در دلِ مضطر صد آرزو
با چشم ترحریصِ دعائے تو آمدم

اے مامنم بچشمِ عنایت ببین مرا
بہرِ دعائے خیر بخلوت نشین مرا

### بند سوم

تو پاسبانِ امتِ احمد رسیدۂ
در گلستانِ صدق گلِ نو دمیدۂ

تو مہبطِ کلام و زبانت شفائے دل
شہدِ علوم وحیِ نبوت چشیدۂ

حیران طیورِ قدس ز بالا پریدنت
بر ذروۂ سمائے رسالت پریدۂ

با تو مسابقت چہ مجالِ دلاوران
ہمہ را گذاشتی تو چو چابک دویدۂ

آنکس کہ دست بجورِ لغزِ قرآن دراز کرد
باصد عتاب دست و زبانش بریدۂ

آنکس کہ ہرزہ گفت بشانِ رسولِ پاک
آن را ہزار پردۂ عصمت دریدۂ

ہموارہ آشیانِ تقدس مقامِ تو
پیوستہ بوئے عطرِ طہارت شمیدۂ

آیاتِ صدقِ تست بر ارض و سما پدید
آوازۂ ظفر ز ملائک شنیدۂ

روحِ تو شرحِ حسن و جمالِ محمد است
کز غرفۂ بروزی سرکشیدۂ

ہمو ہرہ ہمرکاب تو صد نصرت خدا است
دشمن بپا ستادہ مقابل ندیدۂ

فتح و ظفر بہ پیشِ تو چاکر ستادہ اند
گردنکشان بپا سرِ طاعت نہادہ اند

### بند چہارم

برتر ز عقل و فہم بلندیٔ شانِ تست
عرشِ عظیم حضرتِ ایزد مکانِ تست

تو فاتحِ خزائنِ اسرارِ مصحفی
مفتاحِ صد علومِ حقیقت بیانِ تست

تو شہسوارِ دینِ متینِ محمدی
فتح و ظفر ز لشکرِ چابک عنانِ تست

افنارِ منکران و ہلاکِ معاندان
برہانِ راستی و ظہورِ نشانِ تست

آمادہ بہرِ جنگِ عدوئے پیمبری
حکمِ قضا، غزیفۂ سیفِ زبانِ تست

انفاسِ پاکِ تست حیاتِ خدائیان
بدتر ز مرگ تلخ پئے دشمنانِ تست

اصلاحِ قوم و نصحتِ اسلام و عونِ خلق
تکریمِ مصطفیٰ ہمہ مقصودِ جانِ تست

کشفِ رموزِ حکمت و علمِ کتابِ حق
اعجازِ انبیا ہمہ نعمائے خوانِ تست

صد گوہرِ نکات بریزی بیک سخن
حقا کہ کانِ لعل و جواہر دہانِ تست

تبلیغِ امرِ ایزد و توحیدِ ذاتِ حق
پیشِ شہنشہانِ جہان ارمغانِ تست

حق گو و حق نما و شجاع و جری توئی
معصوم و متقی و امین و بری توئی

### بند پنجم

اے راحت و قرارِ دلِ عاشقانِ زار
استادہ پیشِ روئے تو صد جان جان نثار

در گلستانِ احمدِ مختار آن گل
گلہا فدائے رنگ و بہارت ہزار دار

شرمندہ از جمالِ جہانتابِ تو چمن
شوریدہ از بہارِ تو گلہائے نوبہار

مقصودِ جانِ خستۂ عشاقِ احمدی
قربانِ روئے تست دل و جانِ ہر نگار

حبِ تو ہست رونقِ ایمان و معرفت
ہست از دیارِ کفر و ضلالت بنونقار

مقبولِ بارگاہِ خدائے رحیم تست
ہرکس کہ شد بطاعتِ فرمانت استوار

حق بین و حق پسند شناسد مقامِ تو
صدقِ تو از جبینِ ہمایونت آشکار

شمس و قمر گواہِ صداقت ستادہ اند
این پاسبانِ شب شد آن چاکرِ نہار

اے شاہِ دین جنابِ رسالتمآبِ تو
شد ملجا و پناہِ حزینانِ دل فگار

اسلامیان بغیرِ قدومِ مبارکت
بودند خوار خستہ پریشان بے قرار

ہموارہ باد فیضِ عنایاتِ وجودِ تو
پیوستہ باد ظلِ مبارک وجودِ تو

### بند ششم

اے بندہ پرورم شۂ عالی سخن توئی
باغ و بہارِ احمد و سروِ چمن توئی

اے رونقِ ریاضِ رسالت بباغِ دین
نسرین و لالہ نسترن و یاسمن توئی